مقامِ نبوت و ولایت

قرآنِ مجید و احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

حجت الخلف سید محمد امیر شاہ قادری الگیلانی

ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام
محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں پشاور

مقامِ نبوت و ولایت

قرآنِ مجید و احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

محبت الخلف، سید محمد امیر شاہ قادری الگیلانی

ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام
محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں پشاور

مقرر :- حجت الخلف سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

مرتب کنندہ :- تنویر احمد قادری

سن اشاعت :- بار اول ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ ہجری
/ ۱۹۹۶ء ماہ اگست

ناشر :- ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام
محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں
پشاور شہر

مطبع :- رضوان پرنٹرز ڈھکی نعلبندی
پشاور شہر

ھدیہ :- ۳۲ بتیس روپے صرف

کتاب ملنے کے پتے

ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام
محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں

مکتبۃ الحسن۔ یکہ توت۔ پشاور
مکتبۂ سرحد۔ خیبر بازار پشاور
مکتبۂ اسلامیہ ؛ محلہ میر جمال شاہ

یہ تقریر وڈپگہ شریف میں
بسلسلہ گیارھویں شریف
مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۰ء
بروز پیر بعد از نماز عشاء
کی گئی۔
ریکارڈنگ
معطر کیسٹ لائبریری
محلہ قاضی خیلاں بازار
کلاں پشاور شہر

بسم الله الرحمن الرحيم

الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝
الذين امنوا وكانوا يتقون ۝ لهم البشرى في الحيوة
الدنيا وفي الاخرة ۚ لا تبديل لكلمت الله ۚ ذلك هو
الفوز العظيم ۝ (سورہ یونس: آیت ۶۲ تا ۶۴)

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم
الملئكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة
التي كنتم توعدون ۝ نحن اولياؤكم في الحيوة
الدنيا وفي الاخرة ۚ ولكم فيها ما تشتهي انفسكم
ولكم فيها ما تدعون ۝ نزلا من غفور رحيم ۝

(سورہ حٰم السجدة: آیت ۳۰ تا ۳۲)

ان الله وملئكته يصلون على النبي ۚ يايها الذين
امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ۝ (سورۂ احزاب: آیت ۵۶)

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك يا نبي الله

مولاي صل وسلم دائما ابدا ۔ على حبيبك خير الخلق كلهم

سبحن ربك رب العزة عما يصفون ۝ وسلم على المرسلين ۝
والحمد لله رب العلمين ۝ (سورۂ الصٰفٰت: آیت ۱۸۰ تا ۱۸۲)

اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ وعزّ اسمہٗ و جلّ مجدہٗ اپنے پیارے محبوب شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، خاتم النبیین عالم علوم اوّلین و آخرین، جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل مجھے بھی اور آپ کو بھی اپنی پاک کلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین دُنیا اور آخرت میں پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دامنِ رحمت ہمارے ہاتھ سے نہ چھوٹے ـــــ آمین! اس طریقۂ اہلِ حق، اہلِ سُنّت پر اللہ تعالیٰ قائم رکھے ـــ آمین!!

کافی دنوں کے بعد حاضر ہُوا ہوں ـــــ آج کا موقع بھی اتنا مبارک، بابرکت، باعظمت اتنے شرف والا، اتنی عزت والا ہے کہ جس کے بیان کرنے سے زبان قاصر ہے ـــ

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
چُوں محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درمیانِ انبیاء

حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ذکرِ خیر اور آپ کا مقام ان شاء اللہ قرآن حکیم اور احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں اس تھوڑے سے وقت میں آپ کو عرض کروں گا ـــــ آپ ذوق و شوق سے بیٹھیے تو آپ سے عرض کروں کہ،

ولی کا مقام کیا ہے؟ ہر اک اپنی بات کرتا ہے ـــ آج کل تو ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں جو ولی کے منکر ہو گئے ـــــ ہم تو ان کی بات کرتے ہیں جو قائل ہیں ـــــ جو مانتے ہیں ـــــ جو اقرار کرتے ہیں ـــــ اور ولی کا اقرار ـــــ حضور کا اقرار، ولی کا

اقرار ـــــ حدیث کا اقرار، ولی کا اقرار ـــــ اجماع کا اقرار ـــ جب تک نہ سمجھ پڑے کہ ولی کون ہوتا ہے؟ ولی کی تعریف کیا ہے؟ قرآن نے ولی کی عظمت کیا بیان کی ہے؟ تب ہمیں پتہ چلے گا کہ تب ہمیں پتہ چلے گا کہ خواجہ

غوثِ اعظم کا مقام کیا ہے؟

معین الدین چشتی اجمیری کا مقام کیا ہے؟ تب ہمیں پتہ چلے گا کہ خواجہ شہاب الدین سہروردی کا مقام کیا ہے؟ تب ہمیں پتہ چلے گا کہ حضرت بہاؤ الدین نقشبند کا مقام کیا ہے؟ ـــــ جب ولی کے مقام کو سمجھیں گے تو تب پتہ چلے گا کہ فتح شاہ غازی کا مقام کیا ہے؟ بدبختوں نے تو یہاں تک کہا کہ ـــــ نبی ہم جیسا ہے (اللہ اکبر)! تو ہم کہتے ہیں کہ تم ولی کے کُتّے جیسے نہیں ہو ـــــ کیونکہ وہ ولی ہے ـــ ہاں!

غور کرو قرآن مجید ایک ولی کا مقام کیا بتاتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے، جب ہم قرآن پڑھیں گے تب ہمیں پتہ چلے گا ـــــ آئیں میں نے آپ کے سامنے تلاوت کیں، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے سمجھنے کی اور عمل کرنے کی!

اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ فرماتے ہیں قرآن حکیم کی آیت میں:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

قرآن حکیم کے اندر جب لفظ اَلَآ آتا ہے تو کیا ہے:۔ تنبیہ کی جاتی ہے ـــــ جب اَلَآ آتا ہے تو ـــــ سمجھایا جاتا ہے ـــــ جب اَلَآ آتا ہے تو ـــــ غور و فکر کی دعوت دی جاتی ہے ـــ جب لفظِ اَلَآ آتا ہے تو ـــــ

مسلمان کو بیدار کیا جاتا ہے ــــ

کان کھول کر سنو ـــــ آنکھیں کھول کر دیکھو ـــــ دل کو حاضر کرکے سمجھو ـــــ کیا سمجھو؟ کس بات کے لئے دل کو حاضر کرو ـــــ کس بات کے لئے کانوں کو کھولو ـــــ آنکھوں کو کھولو ـــــ عقل و فکر کو بیدار کرو ـــــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس لئے:

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ـــ "بے شک جو میرے ولی ہیں"

"ولی" کی جمع اولیاء ہے ــــ ولی کے بڑے معنی ہیں ـــ صاحبانِ لغت نے اور صاحبانِ عرب نے ولی کے بڑے معنی کئے ہیں ـــ اور ولی اپنے اپنے محل پر الگ الگ معنی دیتا ہے ـــ یاد رکھئے! جب حاکم کے ساتھ آئے تو حکم کرنے کے معنی دیتا ہے جب کسی کے کام کرنے کے ساتھ آئے تو مددگار کے معنی دیتا ہے ـــ جب کسی کی تولیت کرتا ہے تو ولی کے معنی دیتا ہے ـــــ کہتے ہیں کہ یہ اُس کا ولی جائز ہے ـــــ وارث ہے ـــ وارث کے معنی دیتا ہے ـــــ

قرآنِ حکیم کے اندر ہم ولی کے لفظ کو دیکھتے ہیں ـــــ یہ وقت اب نہیں ہے کہ میں سب آیتیں آپ کے سامنے پیش کروں، مگر سمجھانے کے لئے یہ بات عرض کرتا ہوں کہ دیکھو ـــــ یہاں پر ولی کا لفظ کس کے ساتھ استعمال ہوا ہے ـــــ یہاں پر ولی کا محل استعمال کیا ہے ـــــ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ـــــ جو اللہ کا ولی ہے ـــــ

آپ اندازہ لگائیں ـــــ مخلوق کا مددگار نہیں

ـــــ مخلوق کا ولی نہیں

ـــــ مخلوق کا وارث نہیں

کس کا (اللہ اکبر) ـــــ دیکھیں یہاں پر ولی کے معنی ـــــ دوست ـــ کر دیں ـــ اپنی زبان میں ـــــ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ـــ "بے شک جو اللہ کا دوست ہے"۔

کس کا دوست ہے ـــ اللہ کا ـــ سبحان اللہ ـــــ غور کرو اب جو خدا کا دوست ہو جائے اُس کا مقام کیا ہو جائے گا ـــ کوئی سمجھ سکتا ہے ـــــ کہتے ہیں یہ ولی ـــ ولی کہتے ہیں ـــــ سمجھتے ہیں یہ یا غوث الاعظم کہتے ہیں ـــ مشرک ہو گئے ـــ استغفر اللہ ـــ یہ خواجہ معین الدین چشتی کو "یا" کہہ کر پکارتے ہیں ـــــ گمراہ ہو گئے ہیں ـــ اللہ اللہ ـــــ یہ کیا ہے ـــــ یہ ناسمجھی ہے ـــــ قرآن کو نہیں سمجھا ـــــ حدیث کو نہیں سمجھا ـــــ فرمایا پیارے محبوب، سیدِ دوعالم، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین عالمِ علومِ اوّلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ـــــ کیا فرمایا ـــ فرمایا "قربِ نوافل ہے" بخاری شریف میں حدیثِ قدسی آتی ہے ـــــ غور کرو اب قرآن مجید کے ساتھ حدیث بھی بیان کرتا ہوں تاکہ اللہ جل جلالہٗ ہمارے ایمان کو اور مضبوط کرے ـــــ فرمایا "قربِ نوافل ہے" قربِ فرائض نہیں فرمایا ـــــ اُستادوں نے یہاں ایک نکتہ بیان فرمایا ـــ غور کرو ـــــ یہاں پر اللہ جل جلالہٗ نے قربِ فرائض نہیں فرمایا ـــــ قربِ واجب نہیں بلکہ قربِ نوافل (اللہ اکبر) ـــــ نوافل زیادہ پڑھنے کے

ساتھ کیا ہوتا ہے ـــــ پیارے محبوب، سیّدِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ـــــ "قربِ نوافل سے یہ بندہ اللہ جل جلالہٗ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے" ـــــ اولیاء اللہ ہو جاتا ہے ـــــ ولی اللہ ہو جاتا ہے اتنا قریب ہو جاتا ہے ـــــ دوست قریب ہُوا کرتا ہے ـــــ دوست دُور نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ میں مدینہ منوّرہ میں بیٹھا ہُوا تھا ـــــ حضور کے قدموں میں ـــــ اللہ جل جلالہٗ آپ سب کو نصیب کرے ـــــ آمین! حضور کے قدموں میں بیٹھا ہُوا تھا وہاں شام کے ایک بزرگ تشریف لائے تھے ـــــ وہ بھی بیٹھے ہُوئے تھے ـــــ اُن کا ایک مُرید آیا وہ بمبئی کا تھا ـــــ اور اُس نے آ کے عرض کیا ـــــ کہنے لگا حضور میرے لئے دُعا کیجئے کہ مجھے حضور کی یہ قربت نصیب ہو ـــــ دُوری نصیب نہ ہو ـــــ اس بزرگ کی بات پر غور کرو ـــــ اس قرب کے اُوپر بات عرض کرتا ہُوں ـــــ دوستی پر بات عرض کرتا ہوں آپ نے فرمایا بے وقوف یہاں پر تو کیا کہہ رہا ہے ـــــ فرمایا سُن ـــــ جس سے ان کو دُوری ہوتی ہے وہ ان سے دور ہوتا ہے ـــــ جس سے ان کو قُرب ہوتا ہے وہ ان کے قریب ہوتا ہے ـــــ اب اس کے اُوپر بات تمہیں سمجھاؤں اس بزرگ نے فرمایا ـــــ فرمایا جو بادشاہ کا مخالف ہوتا ہے بادشاہ سے دُور ہوتا ہے ـــــ جیل میں بند ہوتا ہے ـــــ اور جو قریب ہوتا ہے وہ بادشاہ کے تخت کے قریب بیٹھتا ہے ـــــ کہا بے وقوف اس وقت تو حضور کے قریب بیٹھے ہُوئے یہ بات کرتا ہے ـــــ

یہ قرب ہے قرب!

ـــــ درود شریف پڑھیں سب:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ

پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "قربِ نوافل سے بندہ اللہ جل جلالہٗ کے اتنا قریب ہو جاتا ہے" ـــــ فرمایا "جب دیکھتا ہے تو مجھ سے دیکھتا ہے ـــــ جب دیکھتا ہے تو میری نظر سے دیکھتا ہے" ـــــ فرمایا "جب سنتا ہے تو میری سماعت سے سنتا ہے" ـــــ اب دُوری اور قریب کی بات وہاں نہیں رہتی ـــــ فرمایا جب چلتا ہے تو میرے قدموں سے چلتا ہے" ـــــ اور پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا ـــــ "اگر یہ کھڑا ہو جائے اور کوئی چیز مانگے تو اللہ جل جلالہٗ اس کو اُسی وقت عطا فرما دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے" ـــــ فرمایا ـــــ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ـــــ "یہ اللہ جل جلالہٗ کے ولی ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں" ـــــ کیا مقام ہے ولی کا ـــــ آپ غور فرمائیے قرآن مجید کی اس آیۂ مبارکہ پر ـــــ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے ـــــ اور اس کے ساتھ حدیث پر آپ توجہ فرمائیے ـــــ دیکھیے ـــــ جناب سیّدنا امیر المؤمنین خلیفۂ ثانی عمر فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ___ سب کہو ___ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ___ مسجدِ نبوی میں حضور کے منبر پر تشریف فرما ہیں اور وہاں سے ایک صدا دی جناب عمرِ فاروق نے ___ جناب عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی نہیں تھے ___ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی قسم کا ___ کوئی نبی ___ کسی طریقے پر نہیں ___ جناب امام الاولیاء ___ سید الاتقیاء ___ شیرِ خدا ___ غالب علی کل غالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ___ فرمایا "تو مجھ سے ہے ___ میں تجھ سے ہوں ___ مگر اے علی ___ یاد رکھو! کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے" ___ جب علی المرتضیٰ نبی نہیں بن سکتا ___ تو جناب عمرِ فاروق بھی نبی نہیں ہیں ___ جب نبی نہیں تو کیا ہیں؟ ___ سید الاولیاء ہیں ___ ولی ہیں ___ ولیِ کامل ہیں ___ مسجدِ نبوی میں تشریف فرما ہیں ___ منبرِ رسول پر وعظ فرما رہے ہیں ___ اور وعظ فرماتے فرماتے آپ نے آواز دی:

یَا سَارِیَةَ الْجَبَلْ ___ اے ساریہ پہاڑ پر چڑھ کے لڑ

اُس وقت حضرت ساریہ ایران کی سرحد پر لڑ رہے تھے ___ ایک مہینے کی منزل ہے ___ اور جناب عمرِ فاروق مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی میں بیٹھے ہوئے ہیں ___ دیکھیے خدا کا ولی تھا ___ اب اُس کا دیکھنا ___ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے حکم سے قدرتِ خداوندی کا دیکھنا ہے ___ پھر آواز کا سنوانا ___ صرف دیکھنا نہیں ___ مسجدِ نبوی سے تین دفعہ آواز دی کہ ___

___ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر لڑ
___ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر لڑ
___ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر لڑ

(اللہ اکبر) ___ آپ غور فرمائیے ___ یہ کس کا مقام تھا ___ یہ ولی کا مقام تھا ___ اُس (ساریہ) نے سنا ___ فتح ___ کامیاب ہُوا ___ واپس آیا ___ بڑی مختصر سی بات کر رہا ہوں ___ ورنہ بات بہت لمبی ہے ___ واپس آئے ___ لشکر کے ساتھ مسجدِ نبوی میں تشریف فرما ہیں ___ امیر المومنین بھی تشریف فرما ہیں ___ اور کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں ___ کہ اے امیر المومنین! اگر اجازت ہو تو میں بتاؤں کہ کون کون ___ کس کس طرح سے لڑا ___ کس کس نے سینے میں تیر کھایا ___ کس کس نے پیٹھ پر تیر کھایا ___ جناب امیر المومنین نے فرمایا ___ بیٹھ جا ___ اِجْلِسْ اِجْلِسْ ___ بیٹھ جا ___ فرمایا تو بیان کرتا ہے کہ میں بیان کروں کہ کون، کون ___ کس طرح لڑا ___ (اللہ اکبر) ___ یہ مقام ہے کس کا ___ ولی کا ___ ہمارے اہلِ سنت والجماعت نے اپنی کتابوں میں لکھا ___ کہ اگر یہی کام پیغمبرِ اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صادر ہو تو وہ معجزہ ہے اور یہی کام اگر غیرِ پیغمبر سے صادر ہو تو ___ کرامت ہے ___ یہ ہے کرامتِ اولیاء ___

آج ایک ولی کا ذکر آیا تو میں نے کہا کہ آج آپ کے سامنے

کچھ ولایت کی باتیں کروں ـــ (اللہ اکبر) ـــ ہم لوگوں نے ولی کو نہیں سمجھا ـــ قرآن مجید ولی کا مقام بیان کر رہا ہے ـــ غور کرو ـــ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ـــ "غور سے سُنو" "بے شک" اِنَّ تحقیق کے لئے پھر آیا ـــ اَلَآ بھی آیا تحقیق کے لئے اور اِنَّ بھی آیا تحقیق کے لئے ـــ یعنی دیکھئے ـــ ولی کے مقام کو ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ بار بار توجہ دِلا رہے ہے ـــ ہاں! اللہ تعالیٰ قرآن کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ ـــ کیا مقام ہے ان کا ـــ اے اللہ جل جلالہٗ یہ تو تیرے دوست ہو گئے ـــ اے اللہ تیرے پیارے ہیں ـــ اے اللہ تو ان پر مہربان ہے ـــ تو ان پر مہربانی کر رہا ہے ـــ مگر ان کا مقام ہمیں سمجھا دے ـــ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ـــ سُنو ـــ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۞

اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے ـــ یہ جو میرے ولی ہیں ـــ جن کو میں کہہ دیتا ہوں کہ یہ میرے ولی ہیں ـــ دوست ہیں ـــ ان کے اُوپر کوئی خوف نہیں ہے، ڈر نہیں ہے ـــ اور دوسری بات فرمائی ـــ کوئی حزن بھی ان کے لئے نہیں ہے ـــ غم بھی نہیں ـــ

دیکھئے دو چیزیں ہیں ـــ الحمد للہ! ہم سب مسلمان ہیں ـــ ہم نے قرآن کو سمجھنا ہے ـــ یا نہیں سمجھنا ـــ (اللہ اکبر) ـــ ایمان ہے ہمارا ـــ ایک بات فرمائی کہ جو میرا ولی ہے

ـــ اُس کے لئے خوف نہیں ہے ـــ دوسری بات فرمائی کہ جو میرا ولی ہے ـــ اُس کے لئے حزن نہیں ہے ـــ غم نہیں ـــ اب میں آپ کو قرآن مجید سے بتاتا ہوں کہ یہ خوف کیا ہے ـــ اور حزن کیا ہے؟ ـــ جب خوف اور حزن کو آپ سمجھ جائیں گے ـــ تو مقام ولی کو سمجھ جائیں گے ـــ ہاں! یہ بات ہے ـــ

مقامِ خوف کیا ہے؟ ـــ

جناب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا! "موسیٰ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ ـــ عرض کیا ـــ "اللہ جل جلالہٗ! میرے ہاتھ میں عصا ہے" ـــ

کافروں نے جادوگری کے بڑے سامان کیے ـــ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ نے فرمایا کہ:

اے موسیٰ ـــ اَلْقِ عَصَاکَ ـــ "اپنا عصا پھینک دے" عصا کہتے ہیں ـــ ڈنڈے کو جو ہاتھ میں ہوتا ہے ـــ بوڑھے لوگ اس کو لے کر پھرتے ہیں ـــ فرمایا ـــ "تو پھینک دے" جب پھینکا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصاء کو تو قرآن حکیم فرماتا ہے فَاِذَا ھِیَ حَیَّۃٌ تَسْعٰی ـــ وہ عصا نہیں تھا ـــ "بھنا تا ہوا شور مچاتا ہوا ایک اژدھا تھا" ـــ (اللہ اکبر) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو پلٹ گئے ـــ جب پلٹے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یٰمُوْسٰی لَاتَخَفْ ـــ "اے موسیٰ نہ ڈر" ـــ غم ہُوا، فکر ہُوا، ڈر ہُوا، جان کا فکر ہُوا ـــ جب جان کا ڈر ہو تو خوف ہے ـــ

جب باہر آپ نکلتے ہیں ـــ دشمن بیٹھا ہُوا ہے ـــ آپ کو اپنی جان کا ڈر ہے ـــ آپ باہر نہیں جاتے ـــ کنوئیں کے اوپر شیر بیٹھا ہُوا ہے ـــ آپ کو اپنی جان کا ڈر ہے آپ پانی کے لیے باہر نہیں نکلتے ـــ آگ دہک رہی ہے، جل رہی ہے ـــ آپ کو جان کا ڈر ہے آپ آگ میں کودتے نہیں ـــ یہ کیا ہے ـــ خوف ـــ فرمایا ـــ جو میرا ولی ہے اُس کو خوف نہیں ہے ـــ اُس کو جان کا ڈر نہیں ہے کیوں کہ اُس کی جان اُسی کے لئے ہے جس نے دی ہے ـــ یہ تو ہے خوف ـــ اب حُزن کیا ہے؟ ـــ آپ غور فرمائیے ـــ قرآن مجید کی آیت پڑھ کر حزن کی تعریف بھی کر دوں تاکہ آپ لوگ سمجھ جائیں ـــ ولی کا مقام یہ ہے کہ اُس کے اندر خوف نہیں ـــ اب ولی کا مقام یہ ہے کہ اُس کے اندر حُزن نہیں ـــ حُزن کیا ہے؟ قرآن مجید فرماتا ہے ـــ اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے ـــ قرآن مجید سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے ـــ درود شریف پڑھیں ـــ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰہ

قرآن مجید فرماتا ہے:

ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ـــ "دونوں میں سے ایک" ـــ جبکہ وہ دونوں کہاں تھے ـ غارِ ثور میں تھے ـــ کون تھے ـــ خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین جناب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور دوسرے کون تھے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (اللہ اکبر) ـــ دونوں تھے ـــ دشمن آگئے ـــ غار کے اوپر آکر کھڑے ہوگئے ـــ اللہ تعالیٰ نے مکڑی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اس غار کے منہ کے اوپر جالا تن دو ـــ اللہ تعالیٰ نے کبوتروں کو حکم دیا کہ جاؤ اسی وقت اور اس غار کے باہر آلے بنا کر انڈے دے دو ـــ کتنے معجزے ہیں (اللہ اکبر) ـــ غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تشریف لے جانے سے کتنے معجزے رونما ہوئے ـــ غار کے اندر دو آدمی موجود ہیں ـــ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جالا تنا ہُوا ہو اور اندر آدمی چلے جائیں ـــ کبوتر غٹرغوں کر رہے ہوں ـــ انڈے دے رہے ہوں اور اندر آدمی ہوں ـــ (اللہ اکبر) ـــ لیکن ہیں دونوں اندر ـــ قرآن فرماتا ہے ـــ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ـــ دونوں اندر ہیں ـــ اب کافر آگئے ـــ مکہ کے کافر آئے ـــ اُوپر کھڑے ہیں ـــ دیکھ رہے ہیں ـــ کہتے ہیں اس غار کے اندر کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ مکڑی (عنکبوت) نے جالا تنا ہُوا ہے ـــ اندر کبوتر غٹرغوں کر رہے ہیں ـــ بچے دے رہے ہیں ـــ اس غار کے اندر کوئی آدمی جا نہیں سکتا ـــ پیغمبر بھی سُن رہے ہیں اور جناب صدیق (رضی اللہ عنہ) بھی سُن رہے ہیں ـــ غور کرنا بات پر ـــ اب بتاتا ہوں آپ کو کہ مقام حزن کیا ہے ـــ ہاں ـــ قرآن مجید اس کو اس طرح بیان فرماتا ہے إِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ (غور فرمائیے) إِنَّ اللّٰهَ

مَعَنَا ـــ (سورۂ توبہ آیت ۴۰)

"جس وقت وہ فرما رہے تھے" ـــ یہ ہمارے ادب والے اُستادوں کا ترجمہ ہے ـــ بے ادبوں کا ترجمہ نہیں ہے ـــ بے ادب ترجمہ کرتے ہیں ـــ کہا ـــ کہا ـــ پیغمبر نے فرمایا ہاں ـــ جاہل مُلّا صاحب کو خبر ہی نہیں ہے کہ مقامِ پیغمبر کیا ہے ـــ ہاں! وہ مقام ولی کو نہیں سمجھتا ـــ وہ مقامِ مومن کو نہیں سمجھ سکتا ـــ وہ مقامِ نبوت کو کیا سمجھے گا ـــ

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ ـــ "جبکہ فرمایا اپنے صحابی کو" ـــ کسی کی صحابیت اتنی تصریح کے ساتھ قرآنِ حکیم کے اندر ثابت نہیں جتنی جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی ہے ـــ اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جناب ابوبکر صدیق صحابی نہیں ہیں تو کافر ہو جاتا ہے کیونکہ قرآن مجید کا منکر ہے ـــ مقامِ صحابیہ پر غور کرو ـــ شانِ صحابی دیکھو ـــ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نام نہیں لیا ـــ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں:

لِاَبِیْ بَکْرٍ ـــ اللہ تعالٰی فرما دیتا کہ "جبکہ اس نے کہا" ـــ کس کو ـــ ابوبکر کو ـــ لیکن نہیں ـــ عزت منسوب ہے ـــ ضرورت ہے کہ اس کی بھی عزت کی جائے جو ساتھ ہے ـــ اس کی بھی عظمت کا اقرار کیا جائے جو ساتھ ہے ـــ اس کی شان کو تسلیم کیا جائے جو ساتھ ہے ـــ یاد رکھو جب قرآنِ حکیم کے اندر قَالَ کا لفظ آتا ہے ـــ ہمارے اُستاد فرماتے ہیں ـــ یہ دیکھو کہ اگر اللہ تعالٰی کی طرف ہے تو اس کا معنٰی ہے کہ اللہ تعالٰی حکم کرتا

ہے ـــ اور اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے تو اس کا معنٰی ہے فرمانا ـــ اور اگر ہماری طرف ہے تو عرض کرنا ـــ دعا کے لیے عرض کرنا ـــ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ ـــ "جبکہ فرمایا اپنے صحابی کو" ـــ جناب امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ـــ کیا فرمایا ـــ فرمایا ـــ لَا تَحْزَنْ ـــ "غم نہ کر" ـــ یہ نہیں فرمایا ـــ لَا تَخَفْ ـــ فرق کو دیکھو اب ـــ یہ نہیں کہ لَا تَخَفْ ـــ "نہ ڈر" ـــ

اولیائے کرام نے ترجمہ کیا ـــ صوفیائے کرام نے ترجمہ کیا ـــ اہلِ طریقت حضرات نے ترجمہ فرمایا ـــ اہلِ محبت نے ترجمہ فرمایا ـــ کیا فرمایا ـــ کہ جناب سیدنا ابوبکر صدیق کو اپنی جان کا خوف نہیں تھا ـــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم تھا ـــ

فرمایا لَا تَحْزَنْ ـــ اے میرے صحابی "غم نہ کر" میرا ـــ (اللہ اکبر) ـــ یہ نہیں فرمایا ـــ کہ کافروں سے نہ ڈر ـــ معلوم ہوا کہ خوف کیا ہے ـــ جان کا ڈر ـــ دولت کے ضائع ہونے کا ڈر ـــ اور اولاد کے مر جانے کا ڈر ـــ اور غم کیا ہے ـــ دوسرے کی فکر ـــ

اب مقام بتایا اللہ جل جلالہٗ نے کہ جو میرا ولی ہے اس کی نظر میں سوائے میرے کوئی نہیں ـــ اپنی جان بھی نہیں ـــ دشمن کی جان بھی نہیں ـــ دوست کا غم بھی نہیں ـــ دوست کا فکر بھی نہیں ـــ کچھ بھی نہیں ـــ اگر ہے تو میری ہی ذات ہے

[illegible]

ہے ـــ یہ ولی کا مقام ہے ـــ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ اے اللہ جل جلالہٗ آپ نے ولی کا مقام تو بیان فرما دیا ـــ کہ ولی کا یہ مقام ہے ـــ یہ شان ہے ولی کی ـــ مگر ولی کی تعریف بھی کر دیجئے ـــ یہ ولی کون ہے ؟ ـــ یہ تو مقام ہے اس کا جو اس کو نصیب ہو جاتا ہے ـــ ولی کون ہے ؟ ـــ اس آیت میں فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے : اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ۝ جواب دیا قرآن مجید نے ـــ آؤ میں تمہیں اب بتاؤں کہ ولی کون ہے ـــ جب ولی کو دیکھو ـــ تو تمہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ساری سنتیں نظر آئیں ـــ اس کی نماز دیکھو ـــ تو سنتِ رسول ـــ اس کی شکل دیکھو ـــ تو سنتِ رسول ـــ اس کا چلنا پھرنا دیکھو ـــ تو سنتِ رسول ـــ اس کا اٹھنا بیٹھنا دیکھو ـــ تو سنتِ رسول ـــ اور ہر وقت جب بھی کسی بات کا ذکر ہو ـــ تو ذکرِ الٰہی ہی ہو ـــ اور کچھ نہ ہو ـــ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ۝

فرمایا ـــ یاد رکھو ـــ خوب غور سے سنو ـــ یقیناً خدا کے ولی وہ ہیں ـــ جو سچے مومن ہیں ـــ اُن کے دل اور ـــ اور ـــ زبان اور نہیں ہیں ـــ سچے ـــ اور دوسری بات یہ کہ وہ ـــ پورے کے پورے متقی ہیں ـــ پرہیزگار ہیں ـــ اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں ـــ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت

کا مظہر ہیں ـــ

ایک شخص آیا ـــ دلال تھا کپڑوں کا ـــ آپ میری بات سمجھ رہے ہیں نا ـــ حضور سیدنا غوث اعظم قطب ربانی محبوب سبحانی ، سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ و رضی اللہ عنہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے ـــ دلال آیا ـــ جس کو ہم لوگ بروکر کہتے ہیں ـــ آ کے عرض کرتا ہے ـــ کہتا ہے ـــ یا شیخ آپ کا جہاز آ رہا تھا ـــ اور وہ کپڑے کا جہاز ڈوب گیا ـــ ایک منٹ آپ خاموش رہے ـــ ایک منٹ کے بعد آپ نے فرمایا ـــ الحمد للہ ! الحمد للہ ! الحمد للہ ! ـــ خاموش ہو گئے ـــ وہ چلا گیا ـــ کچھ دنوں کے بعد پھر آیا ـــ وہی دلال ـــ اور اُنہوں نے کہا آپ کو مبارک ہو ! آپ نے کہا کیسی ؟ کہا وہ جہاز جو پتہ چلا تھا کہ ڈوب گیا ہے وہ طوفان کی نذر ہوا تھا مگر بچ کے دجلہ کے کنارے پر لگ گیا ہے ـــ آپ نے ایک منٹ خاموش رہنے کے بعد پھر فرمایا ـــ الحمد للہ ! الحمد للہ ! الحمد للہ ! ـــ تین بار آپ نے فرمایا ـــ ایک بزرگ ـــ نقشبندی سلسلے کے ـــ آپ کی صحبت میں آتے تھے ـــ سید علی ہمدانی اُن کا اسم گرامی تھا ، بہت بڑے عالم تھے بغداد کے ـــ شیخ نے ان کو حکم دیا تھا کہ تم جاؤ ـــ اُن کی صحبت میں رہو ـــ وہ تمہارے مرشد صحبت ہیں ـــ میں تمہارا مرشد طریقت ہوں ـــ آج کل بڑی مصیبت ہے ـــ ایک پیر کا مرید ہو ـــ دوسرے

پیر کے پاس جائے وہ ڈنڈا لے کر اُس کے پیچھا دوڑتا ہے —
سبحان اللہ — حالانکہ یہ بڑی خوشی کی بات ہوتی ہے —
سب سلاسل ایک ہیں — یاد رکھو — قادری ہو —
چشتی ہو — نقشبندی ہو — سہروردی ہو — سب
ایک ہیں — ایک درخت ہے — ایک تنا ہے —
جس کا نام بلاتشبیہ — یُوں سمجھ لو — کہ جناب مُحمّد رسول اللہ
صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے — اور اُس کی چار شاخیں ہیں —
کیا وہ شاخیں درخت سے جُدا ہو سکتی ہیں — (اللہ اکبر) —
پھر اُن شاخوں کے اندر کتنی ٹہنیاں ہیں — وہ سب ٹہنیاں اُن
کی شاخیں — اور شاخیں بن کر اس تنے کا وجود ہیں — گویا
سب کے سب جناب مُحمّد رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے
غلام ہیں — بس — کوئی فرق نہیں ہے —

وہ (سید علی ہمتی) آپ کی خدمت میں رہتے تھے — ہر بات
آپ کی لکھتے تھے — عرض کیا — یا شیخ! ایک بات عرض
کرتا ہوں — آپ نے فرمایا — کیا بات ہے — سید علی
— کہنے لگے کہ جس وقت دلال آیا اور اُس نے کہا کہ جہاز غرق
ہو گیا — تب بھی الحمدللہ! تین مرتبہ فرمایا — جب نکل آیا
تب بھی تین مرتبہ — الحمدللہ! الحمدللہ! الحمد! فرمایا۔
یہ کیا راز ہے؟ کیا بھید ہے؟ ہمیں یہ سمجھا دیجئے۔ (اللہ اکبر)
قربان جاؤں پوچھنے والے کی بات کے — کہ اُس نے سب لوگوں
کو کس طرح سمجھایا — اور آج تک وہ بات سمجھی جا رہی ہے۔

— راز کی بات جو ہوتی ہے نا — یہ ملفوظات ہوتے ہیں —
بڑی قیمتی باتیں ہوتی ہیں — آپ نے فرمایا — سید علی اب
تو نے پوچھا ہے — تو سُن — کہا — جس وقت اس نے کہا
کہ جہاز غرق ہو گیا — میں نے اپنے دل کی طرف دیکھا —
مجھے کسی قسم کا کوئی صدمہ نہیں ہُوا — کہا — مجھے صدمہ نہیں
ہُوا — تو میں نے اُس خُدا کا شکر ادا کیا — کہ اے اللہ!
میرے دل میں سوائے تیرے کسی چیز کی محبت نہیں ہے —
فرمایا — جب وہ آیا — اور اُس نے آکر کہا — کہ جہاز
نکل آیا — فرمایا — میں نے اپنے قلب کی طرف دیکھا — مجھے
کوئی خوشی محسوس نہیں ہوئی — (اللہ اکبر) — میں نے اللہ تعالیٰ
کا شکر ادا کیا — کہ اے اللہ! شکر ہے تیرا — کہ میرے
دل میں اگر خوشی ہے تو تیرے نام کی ہے — اور اگر خوف ہے
تو تیرے نام کا ہے — یہ کیا ہے — مقامِ ولی ہے۔ (اللہ اکبر)
طالب علم تھے آپ — دو طالب علم آپ کے ساتھ اور
تھے — کہنے لگے — وہاں ایک شیخ ہے — بڑے ولی اللہ
ہیں — بڑے بزرگ ہیں — چلیں کہ اُن کے پاس مُرید ہو جائیں
— تینوں طلباء نے وعدہ کیا — دارالعلوم سے نکلے —
اُن بزرگ کی خدمت میں حاضر ہُوئے — مغرب کی نماز کا وقت
تھا — بڑے ولی اللہ تھے — بڑے نیک آدمی تھے —
وہ جن کی خدمت میں حاضر ہوئے — نماز اُن کے پیچھے آپ نے
پڑھی — عشاء کی نماز بھی پڑھی — کھانا بھی کھایا —

ساتھی دونوں مرید ہو گئے — مگر آپ نہیں ہوئے —
حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ مرید نہیں ہوئے۔
اُن ساتھیوں نے پکڑ لیا — انہوں نے کہا — کہ آپ ہمارے
ساتھ وعدہ کر کے آئے ہیں — کہ ہم مرید ہوں گے — آپ نے
فرمایا — بالکل ٹھیک ہے — یہ بہت بزرگ آدمی ہے
بہت اچھا آدمی ہے — بہت ولی اللہ ہے — مگر ایک بات
میں نے اس میں دیکھی ہے جو تقویٰ کے خلاف ہے — اس
لیے میری طبیعت نے یہ بات نہیں مانی کہ میں اس کا مرید ہو جاؤں۔
انہوں نے کہا وہ کیا! فرمایا — سب چیز ٹھیک ہے —
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا حکم ہے کہ جب وضو کرو —
تو کسی اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرو تاکہ تمہارے کپڑے خراب نہ ہو جائیں
— اُن پر چھینٹیں نہ پڑیں — اور اس نے ہموار زمین پر بیٹھ
کر وضو کیا ہے — یہ بات مجھے پسند نہیں ہے — تقویٰ
کے خلاف ہے — فرمایا:
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ جب تقویٰ ہوگا اُس کے
اندر — خدا کا ولی ہے — پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم) نے کیا فرمایا — (اللہ اکبر) — کہا پیارے محبوب
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم — اب بتائیے — ولی — ولی کرتے
ہیں — ولی کو پہچانیں کس طرح؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
عجیب بات فرمائی —
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

— اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ
— اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ
باتیں — اور — اور — ذہن میں آتی ہیں — ساتھ
ساتھ ہوتی جائیں تو اچھی ہیں — سمجھ گئے نا — اب کہتے ہیں
یہ — اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ —
کیوں کہتے ہو — پشاور میں — قصہ خوانی کی مسجد سے ہی یہ
کاٹ دیا تھا — پھر وہاں لوگوں نے جلوس نکالے — وہ پیچھے
سے بھی لوگ گئے — خوب ہنگامہ آرائی ہوئی — پھر وہاں
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ لکھا گیا —
فرقے ہیں نا — پیدا ہوتے رہتے ہیں — مگر اللہ جل
جلالہٗ سمجھ عطا فرمائے — اللہ جل جلالہٗ نیک لوگوں
کی صحبت عطا فرمائے — تو ساری بات ذہن میں آجاتی ہے
— دیکھئے — پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں آپ — الحمد للہ!
— ٹھیک ہے — اب عشاء کی نماز بھی ہم نے پڑھی —
التحیات ہم پڑھتے ہیں — ہر قسم کی پاکیزگیاں اللہ جل جلالہٗ کے
لیے ہیں — ہر قسم کی ستھرائیاں — کس کے لیے ہیں —
اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں — ہر قسم کی عنایتیں اور بخششیں کرنے
والی ذات کس کی ہے — اللہ تبارک وتعالیٰ — اَلتَّحِیَّاتُ
لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ — آگے کیا ہے —
پڑھتے ہیں آپ کہ نہیں پڑھتے — کیا پڑھتے ہیں — اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ — اللہ اکبر —

ہم تو خالی سلام پڑھتے ہیں ۔ نماز میں تو رحمت بھی بھیج دی۔ نماز میں تو برکت بھی بھیج دی ۔ کہتے ہیں اگر تشہد کے اندر سلام نہ پڑھا تو نماز نہیں ہوگی ۔ واجب ہے نا ۔ تشہد کا پڑھنا کیا ہے؟ چار رکعت کی نماز ہے۔ دو رکعت آپ نے پڑھ لیں اور آپ تشہد میں نہیں بیٹھے اور کھڑے ہوگئے۔ پھر آپ نے دو رکعتیں پوری کیں ۔ جب تک آپ سجدۂ سہو نہیں کریں گے ۔ آپ کی نماز ہوگی۔ نہیں ہوگی کیونکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ نہیں پڑھا ہے۔ ہاں! اگر سلام پڑھنے کے نماز نہیں ہے۔ اور اگر ہم سلام پڑھ لیں تو کافر ہو جائیں گے ۔ سبحان اللہ! کہاں کا عقل ہے یہ۔

جناب امام الاولیاء، صدر الاتقیاء، مظہر عجائب و غرائب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے ۔ کہ جب میں حضور کے ساتھ گذرتا تھا تو وہ پتھر کہتا تھا ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ۔ پتھر حضور کو السلام علیک ایھا النبی کہہ کر پکارتے ہیں ۔ اور یہ اعتراض کرتے ہیں ۔ اس لیے ہم تو بار بار پڑھاتے ہیں کہ پڑھو ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

بغیر اس کے ہمارا ایمان نہیں رہتا۔ حضور سنتے ہیں ۔ یاد رکھیے ہمارا عقیدہ ہے کس کا۔ حضرات صوفیائے کرام کا۔ اولیائے کرام کے ماننے والوں کا ۔ کیا عقیدہ ہے۔ کہ حضور ہمارا درود و سلام سنتے ہیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے نام سے بھی واقف ہیں ۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے باپ کے نام سے بھی واقف ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے قبیلے سے بھی واقف ہیں ۔ فرمایا پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے " عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب زاد فی القول البدیع احمد والحاکم وغیرھما وقال الحاکم صحیح الاسناد ۔ فرشتے ہیں جن کا اور کوئی کام نہیں ہے ۔ اللہ جل جلالہ کا ایک لشکر ہے ۔ قیامت تک رہے گا ۔ ایک فوج ہے فرشتوں کی درود پڑھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وہ درود پہنچاتے ہیں (العیاذ باللہ) منکرین درود غور کریں ۔ بڑی بڑی داڑھیاں رکھی ہوئی ہیں انہوں نے ۔ بڑے بڑے نام رکھے ہوئے ہیں اپنے ۔ اور اپنی کتابوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درود کی کتاب نکال دی ہے انہوں نے پھر آگے تبلیغ کرتے ہیں ۔ یہ تخریب ہے ۔ تبلیغ نہیں ۔ فضائل درود کی کتاب ۔ اپنے تبلیغی نصاب سے نکال دی ہے ۔ ۱۱۹ صفحے کی کتاب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ کے اوپر لکھا ہوا ہے ۔ پھر آگے ہمیں کہتے ہیں وہاں کچھ نہیں لکھا ہوا ۔ تخریب کرتے ہیں۔ ہمارے عقیدے پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ۔ ڈاکو ہیں ایمان کے ۔ افسوس ہوتا ہے انسان کو ۔ کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کتنی

دشمنی ہے ان کو۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے درود کو وہابی کتابوں سے نکال دیا۔ فرمایا۔ فرشتے ہیں جو پھرتے ہیں۔ یہاں پر بھی ہم نے درود پڑھا۔ اب یہاں ہمارا عقیدہ نہیں — ایمان ہے ہمارا — حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ہر بات پر ہمارا ایمان ہے — فرشتوں نے ہمارا درود جاکر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خدمت میں پیش کیا۔ فرمایا۔ جو شخص میری قبر کے اوپر کھڑا ہوتا ہے — میرے روضۂ مبارک کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اس پیاری پیاری سنہری جالی کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ کھڑے ہوکر درود پڑھتا ہے —

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ — فرمایا۔

میں اس کے درود کو سنتا ہوں۔ حیات النبی ہے ہمارا نبی — ہاں! اور صاحب دلائل الخیرات شریف نے اپنے مقدمہ میں لکھا۔ وہ دلائل الخیرات شریف جس کو پڑھ کے نیک لوگ ولی ہو جاتے ہیں۔ جس کو پڑھ کے ولی — ولی کامل ہو جاتے ہیں۔ وہ دلائل الخیرات شریف۔ اس کے مقدمہ میں لکھا ہے۔ کہ جو اہل محبت جہاں بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے — فرمایا۔ میں اس کا درود سنتا ہوں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) مدینے میں ہیں۔ ہمارا درود یہاں سے سن رہے ہیں۔ (اللہ اکبر) — فرمایا۔ نہ صرف سنتا ہوں بلکہ اس کے نام سے بھی واقف ہوں۔ حدیث مبارک میں آتا ہے —— دلائل الخیرات شریف کے مقدمہ میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے — فرمایا۔ میں اس کے نام کو بھی جانتا ہوں۔ اس کے باپ کے نام کو بھی جانتا ہوں۔ فرمایا۔ میں اس کے قبیلے کو بھی جانتا ہوں۔

(اللہ اکبر) پیارے محبوب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے یہ سب چیزیں عطا فرمائیں۔ کس نے عطا کیں — اللہ تبارک وتعالیٰ نے —

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (سورۂ احزاب رکوع ۶)

کون کرنے والا ہے — یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہے — وہی عطا فرمانے والا ہے۔ بات میں نے یہ شروع کی تھی کہ جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے کوئی اس قسم کا فعل صادر ہو جائے تو کیا ہے — معجزہ ہے — اور جب حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے کسی صحابی سے ہو۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے کسی تابعی سے ہو۔ کسی تبع تابعی سے ہو۔ قیامت تک کسی ولی کے ہاتھ سے ہو تو وہ کرامت ہے — جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سننا کیا تھا۔ سنانا کیا تھا۔ کرامت تھا۔ سنانا کیا تھا۔ کرامت تھا۔

پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے بھی یہی واقع ہوا۔ (اللہ اکبر) — (اللہ اکبر) حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بھی ایک لشکر بھیجا۔ وہ گیا۔ وہ لڑا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بھی اسی طرح آواز دی۔ غور فرمائیں حدیث مبارک پر تمام حدیث کی کتابوں میں یہ حدیث موجود ہے۔ لشکر لڑ رہا ہے — میری سرکار مدینے کی مسجد نبوی کے منبر پر تشریف فرما ہیں۔ میری سرکار کی مبارک آنکھوں سے آنسو مبارک جاری ہیں۔ ساری امت قربان ہو جائے ان مبارک آنسوؤں پر — اس وقت پر قربان

ہو جائیے۔ اتنے آنسو مبارک جاری ہیں کہ داڑھی مبارک تر بتر ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں "عبداللہ بن رواد شہید ہوگیا۔ زید شہید ہوگیا۔ فرمایا۔ جعفر شہید ہوگیا خالد بن ولید کے ہاتھوں پر خدا نے فتح دی" اور وہ غالب آگئے۔

مشکوٰۃ شریف، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی، باب فی المعجزات صفحہ ۵۳۲ پر یہ حدیث مبارکہ یوں نقل ہوئی ہے:۔ عن انس قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیداً وجعفراً وابن رواحۃ للناس قبل ان یاتیھم خبرھم فقال اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ رواحۃ فاصیب وعیناہ تذرفان حتی اخذ الرایۃ سیف من سیوف اللہ یعنی خالد بن ولید حتی فتح اللہ۔

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف فرما ہیں مسجد نبوی میں۔ لڑائی ہو رہی ہے ایک مہینے کی منزل کے اوپر۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ دیکھنا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ بتانا۔ معجزہ ہے۔ جناب عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا دیکھنا اور بتانا کرامت ہے اور یہ کرامت قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی لیے میرے غوث پاک (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں اگر مشرق میں ہوں اور میرا مرید مغرب میں ہے۔ اور اس کا ازار بند ٹوٹ گیا ہے۔ تو میرے ہاتھ اللہ تعالیٰ نے اتنے لمبے کئے ہیں۔

کہ میں مشرق سے اس کا ازار بند باندھ دوں گا۔ کہ وہ بے پردہ نہ ہو۔ یہ مقام ولایت ہے۔ وہ مقام نبوت ہے۔

پیارے محبوب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہیں اور کیا فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ وعلیک السلام وعلیک السلام۔ وعلیک السلام۔ تجھ پر بھی سلام ہو تجھ پر بھی سلام ہو۔ تجھ پر بھی سلام ہو تین بار فرمایا۔ صحابہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ کوئی موجود نہیں ہے۔ آپ کس کو سلام کا جواب دے رہے ہیں۔ پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔ جعفر اڑ کے جا رہا ہے اور مجھے سلام کر رہا ہے۔ میں جواب دے رہا ہوں۔ صرف آسمانوں اور زمینوں کی ہی بات نہیں۔ بلکہ ایک اور بات بھی ہے۔ مقام نبوت کی۔

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

رَأَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ۔ "میں جعفر کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں اڑ رہا ہے"۔ اب دیکھئے۔ غور فرمائیے چاند اور سورج کی دنیا کو چھوڑ دیجئے۔ زمینوں اور آسمانوں کی دنیا کو چھوڑیئے۔ جنت کی دنیا کو دیکھیں۔ جنت کہاں ہے۔ ہمارے اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ عرش عظیم کے نیچے۔ اور ساتوں آسمانوں سے اوپر جنت ہے۔ پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کو بھی ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ یہ ہے مقام نبوت اور یہ ہے معجزہ۔ جو ولی سے ہوتا ہے۔ تو کرامت ہے۔

فرمایا — اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ متقی اور پرہیزگار ہیں۔ وہ لوگ — اچھا! اسلئے اللہ جل جلالہٗ ایک مقام تو آپ نے ان کو عطا فرما دیا۔ خوف نہیں، حزن نہیں اُن کو۔ شان بھی آپ نے اُن کی بتا دی — صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس طرح ہمیں معلوم ہو کہ یہ خدا کا ولی ہے۔ (اللہ اکبر) ہمارے لیے ہر چیز صحابہ نے آسان کی ہے۔ ہم بدنصیب ہیں کہ دیکھتے نہیں، پڑھتے نہیں — حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی اللہ کے ولی کا چہرہ مبارک دیکھو تو تمہیں خدا یاد آئے اتنی بشاشت اُس کے چہرے کے اوپر ہے۔ اتنی خوبصورتی اُس کے چہرے کے اوپر ہے۔ اتنی نورانیت اُس کے چہرے پر ہے۔ اللہ کے ولی کے چہرے پر اور قلب پر انوار و تجلیات اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہر وقت برستے رہتے ہیں اسی لیے فرمایا کہ جب تم خدا کے ولی کے چہرے کو دیکھو تو تمہیں خدا یاد آجائے — حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک ایک مقام کو بیان فرمایا (اللہ اکبر)

فرمایا: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝

اچھا! — ایمان کا نمونہ ہیں — تقویٰ کا نمونہ وہ — خوف اُن پر نہیں۔ حزن اُن پر نہیں۔ پھر آپ پر کچھ دُنیا وی انعام بھی ہو — اور آخرت میں بھی سلامتی ہو اُن پر۔ سوالات بھی پیدا ہوئے — اللہ تبارک و تعالیٰ نے جوابات خود دیئے۔ فرمایا:

لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۝

(سورۃ یونس: آیت: ۶۴)

— جو خدا کے ولی ہیں، دوست ہیں۔ "اُن کے لئے بشارتیں ہیں — خوشخبریاں ہیں دنیا کے اندر بھی اور قیامت میں بھی" — معلوم ہوا جو خدا کا ولی ہوتا ہے وہ جنتی ہی ہوا کرتا ہے۔ آج بدبخت کہتے ہیں کہ حضور غوث پاک ایمان لے کے گئے ہیں یا نہیں گئے ہیں۔ کہتے ہیں آپ کو کیا معلوم کہ ایمان لے کے گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے۔ کیوں کہ قرآن نے کہا ہے کہ "جو خدا کا ولی ہے اس کے لیے دُنیا و آخرت دونوں میں بشارت ہے۔" ہاں! — فرمایا میرے اُستادِ محترم نے کہ — لَهُمُ الْبُشْرٰی — میں بشارت کا معنیٰ ہے کہ کرامتیں ہیں اُن کے لئے۔ اُن کے ہاتھ سے ایسی باتیں سرزد ہوں گی جو لوگوں کی عقل و شعور میں نہیں آئیں گی۔ دُنیا میں یہ بشارت ہے خدا کے بندے کے لئے اور آخرت میں کیا بشارت ہے — فرمایا کہ اپنے مریدوں کو ساتھ لے کر جنت میں جائیں گے۔ جو اُن کے دامن کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ اُن کا ہو جاتا ہے — ہاں — پیارے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو ایک صحابی تہجد کے وقت وضو کرایا کرتا تھا۔ ایک دن حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی رحمت جوش میں آگئی — فرمایا — سَلْ مَا شِئْتَ۔ مانگ کیا مانگتا ہے؟ سبحان اللہ! قربان جاؤں اس کے ایمان پر۔ مانگا تو کیا مانگا۔ دولت نہیں مانگی، قاضی بننا۔ مفتی بننا نہیں مانگا۔ یہ نہیں کہا کہ صدر۔ وزیراعظم۔ کرسی نشین۔ گدی نشین۔ بن جاؤں۔ کہا حضور ایک عرض ہے۔ فرمانے لگے کیا ہے؟ کہ جنت میں بھی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو اسی طرح وضو کرواتا رہوں — کیا صحابی تھے۔ کیا مانگا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہ جو جس کے ساتھ محبت کرے گا اس کے

ساتھ ہوگا۔ جو غوث پاک سے محبت کرے گا وہ اُن کے ساتھ ہوگا۔ جو علی
سے محبت کرے گا وہ ان کے ساتھ ہوگا۔ (اللہ اکبر، اللہ اکبر)
اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پڑھنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے
اللہ جل جلالہٗ نے ایک اور بات کہی۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ
(سورۃ یونس آیت ۶۴) "اللہ تعالیٰ کے ان احکام میں کوئی تبدیلی
نہیں"۔ ولی کے اس مقام کے اوپر اب کوئی تبدیلی کا حکم نافذ نہیں ہے۔
مزید فرمایا: ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورۃ یونس آیت ۶۴)
اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ "یہ عظیم کامیابی ہے"۔ خدا کا ولی ہو جانا عظیم
کامیابی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ جس کو عظیم کہے۔ اُس کا اندازہ کوئی لگا سکتا
ہے (اللہ اکبر) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عرشِ عظیم کا کوئی اندازہ کر سکتا ہے
کہ عرش کتنا ہے۔ (اللہ اکبر، اللہ اکبر) اللہ تعالیٰ جس چیز کو عظیم کہتا
ہے۔ قرآن سے پوچھو وہ عظیم کیا ہے۔ نبی پاک (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم)
سے پوچھو وہ عظیم کیا ہے۔ پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ ولی کا مقام کیا ہے۔
بات میں نے شروع کی تھی کہ ولی کا مقام کیا ہے۔ یاد رکھو۔ ولی
کا اپنا کوئی کمال نہیں ہے۔ یہ عنایت اور بخشش ہے اللہ تبارک و
تعالیٰ کی۔ اور جناب محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم) کا صدقہ ہے
اگر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر ایمان نہ لاتا تو متقی
کیسے بنتا۔ اگر متقی نہ ہوتا تو ولی کیسے ہوتا۔ اور بشارت کہاں سے ملتی
خوف کہاں سے جاتا۔ حزن کہاں سے جاتا۔ یہ سب محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی مبارک جوتیوں کا صدقہ ہے۔ ذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۔ فوز کہتے ہیں کامیابی کو۔ خدا کے ولی کے لئے

یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔
اب ایک اور مسئلہ بیان کرتا ہوں۔ دیکھئے۔ ایک ہے جس کو میں
کہتا ہوں یہ میرا دوست ہے۔ اور ایک ہے جس سے میں کہتا ہوں میں
اس کا دوست ہوں۔ بات پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ۔ "بے شک وہ لوگ جنہوں نے
کہا ہمارا رب اللہ ہے"۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ "پھر اللہ تعالیٰ کی اس
ربوبیت پر جم گئے"۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا
وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "میں فرشتے ان کے اوپر اتارتا ہوں" جو ان
کو بشارتیں دیتے ہیں کہ مت ڈرو۔ مت حزن کرو۔ تم جنتی ہو۔ جس کا
تم سے وعدہ کیا ہے"۔ یہ فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ۔ "ہم ان کے ولی ہیں"۔ اب جس کا ولی
خدا ہو جائے۔ جس کا کارساز خدا ہو جائے۔ جس کی ذمہ داریاں خدا
لے لے۔ جس کے بوجھ خدا خود اپنے ذمہ ڈال لے تو اس کا مقام کیا ہے
(اللہ اکبر)۔ آپ غور کیجئے۔ ایک ولی کا مقام کیا ہے۔
نَحْنُ۔ "ہم"۔ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ۔ "تمہارے ولی ہیں"۔ ولی
کا ترجمہ کریں۔ ہم تمہارے کارساز ہیں۔ ہم تمہارے دوست ہیں۔
ہم تمہارے کام آنے والے ہیں۔ ہم تمہاری ضروریات کو پورا کرنے والے
ہیں۔ اب ولی جو کچھ کرتا ہے۔ خدا کی طرف سے کرتا ہے۔ چاہے مُردے

کو زندہ کرے خدا کی طرف سے۔ چاہے بارہ برسوں کی ڈوبی ہوئی
بیڑی کو ترا دے خدا کی طرف سے۔ فرمایا۔ "ہم تمہارے ولی ہیں"
کہاں ہیں۔ قرآن سے پوچھو۔ قرآن میں فرمایا:

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۔ "دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی"
(اللہ اکبر)۔ غور کرو۔ ایک خدا کا ولی ہے۔ ایک وہ ہے جس کا خدا
ولی ہے۔ دونوں کے مقام پر غور کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اور بھی
عطا کروں گا۔ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ ۔ "اور وہ لوگ
جن کو میں نے کہہ دیا ہے کہ میں تمہارا ولی ہوں۔ میں تمہارا دوست ہوں۔
جو تمہاری خواہش ہو۔ جو تم چاہتے ہو۔ دنیا و آخرت میں۔ موجود ہے۔"
غور کرو اس آیت کے ٹکڑے پر۔ استادِ محترم نے ایک نکتہ سکھایا۔
بڑا پیچیدہ نکتہ سکھایا۔ یہاں "ما" نہیں فرمایا۔ کہ ہاتھ اٹھا کر دعائیں
کرتا ہے۔ اے اللہ اس کا کام کر دے۔ اے اللہ اس کو اولاد دے دے
اے اللہ اس کی بینائی بحال کر دے۔ اے اللہ اس کی مصیبتیں ٹال دے۔
نہیں۔ ہاتھ بھی نہیں اٹھاتا۔ وہ ولی جس کا ولی خدا ہے۔ اس کا صرف
ارادہ ہوتا ہے۔ اس کی صرف خواہش ہوتی ہے۔ اس کے ذہن میں
بات آتی ہے اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے۔ مزید فرمایا:

وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ؕ اللہ تعالیٰ وہ تمام باتیں جو اس
نے بیان کیں پورا کرتا چلا جاتا ہے۔ معلوم ہوا۔ ولی خود نہیں کرتا۔
اللہ کرتا ہے۔ اور اللہ کیوں کرتا ہے کہ وہ خدا کا ولی ہے ——
اور خدا اس کا ولی ہے۔ اس لئے اللہ جل جلالہ اپنے بندوں کو رسوا
نہیں کرتا۔ اپنے بندوں کی ہر بات کو پورا کرتا ہے۔ ان کی خواہشوں

کو پورا کرتا ہے۔ غور سے سنو! پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے کسی کو نہیں فرمایا کہ قبلہ بدل جائے۔ سنہ ۲ ہجری تک بیت المقدس
کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم کا صرف ارادہ اور خیال تھا۔ نہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
فرمایا۔ نہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ نہ عثمان غنی رضی اللہ
عنہ سے فرمایا۔ نہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا۔ کسی سے
نہ فرمایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میرا جو قبلہ ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کا
کعبۃ اللہ بن جائے۔ میرا رُخ کعبہ کی طرف ہو جائے۔ قرآن مجید نے
اس نقشہ کو یوں کھینچا۔ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ
"اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم تمہارے
چہرۂ مبارک کا۔ چہرۂ اقدس کا۔ بار بار آسمان کی طرف اٹھانا دیکھ
رہے ہیں۔ معشوق کی ہر ادا پسند ہوتی ہے۔ ہاں! آگے فرمایا:
فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۔ ضرور بالضرور۔ لام بھی تاکید
کا۔ نون ثقیلہ بھی تاکید کا۔ "اے میرے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم وہ قبلہ جس پر تو راضی ہے ہم تمہیں پھیر دیں گے۔" خدا کا ولی
ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پورا کر دیتا ہے۔

حضور سرکارِ بغداد غوثِ اعظم قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی سید
شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں —— کہ میری
آنکھیں لوحِ محفوظ کے اندر لگی ہوئی ہیں۔ اور جو نہ ٹلنے والی قضا
ہے۔ جب میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی ٹال دیتا ہے۔
ہاں! ع تو آں شہی کہ کنی ردِّ قضائے مبرم را

میرے قلب کے اور بھی جو غلطیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اے غوث اعظم وہ بھی دور فرما دیں۔ فرمایا۔ میرا مرید۔ کرب کی حالت میں ہو۔ تکلیف کی حالت میں ہو۔ مصیبت کی حالت میں ہو۔ جب مجھے پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے میں اس کی تکلیف دور کر دیتا ہوں۔

حضور سرکار بغداد غوث اعظم۔ قطب ربانی۔ محبوب سبحانی سید شیخ عبد القادر جیلانی منبر پر تشریف فرما ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے اولیاء کی سرداری عطا کی ہے۔ فرمایا۔ کہ میری گردن پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدم مبارک ہے اور میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے۔

ع قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

آپ کا فرمان ہے کہ میں جنت میں اس وقت جاؤں گا جب میرے سارے مرید میرے سامنے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ حضور غوث پاک کو اللہ تعالیٰ نے بڑی رحمتیں اور کرامتیں عطا فرمائیں۔ اور یہ کیا تھا۔ سچائی تھی۔ تقویٰ تھا۔ بزرگی تھی۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور کو مقام ولایت سے سرفراز فرمایا۔ کیا عبادت کا عالم تھا۔ آپ غور کیجئے۔ مغرب کی نماز کے وضو کے ساتھ چھتیس برس اشراق کی نماز پڑھی۔ کیا کوئی ایسی عبادت کرے گا۔ چھتیس برس پیٹھ زمین پر نہیں لگی۔ چھتیس برس نیند نہیں فرمائی (اللہ اکبر) اسی لئے فرمایا۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ (قصیدہ غوثیہ)

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں پر نظر ہے میری۔ اس طرح جیسے میری ہتھیلی پر رائی کا دانہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضور غوث پاک کو بڑی عظمتوں سے نوازا۔ اس مختصر سے وقت میں مقام ولایت قرآن مجید و احادیث مبارکہ کی روشنی میں میں نے بیان کیا۔ اللہ جل جلالہ حضور کی غلامی میں رکھے۔ حضور کی غلامی میں مارے اور اسی طریقہ اہل حق اہل سنت و جماعت پر قائم رکھے۔ برے طریقوں اور فرقوں سے اللہ جل جلالہ ہمیں محفوظ رکھے۔ اور اپنے مشائخ کی محبت عطا فرمائے۔

آخر میں ایک نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ کہ زیارتوں پر جایا کرو ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور اپنے ماں باپ کی قبر پر جاؤ۔ ان کے لئے بھی مغفرت کی دعا کرو۔ کسی بزرگ کا مزار ہو۔ جیسے فتح شاہ بخاری اور بزرگ ہیں۔ ان کے مزارات پر ضرور جایا کرو۔ ایک ایسا وقت بھی تھا۔ جب حضور نے قبروں پر جانے سے منع فرمایا۔ کیونکہ عورتیں جا کر روتی پیٹتی تھیں۔ پھر ایک ایسا وقت آیا کہ حضور نے قبروں پر جانے کی اجازت دے دی۔ مشکوٰۃ شریف باب زیارۃ القبور صفحہ ۱۵۲

پوری یہ حدیث مبارک یوں بیان ہوئی ہے۔

عن ابن مسعود انّ رسول اللّٰه (صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم) قَالَ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ (رواہ ابن ماجہ)

یاد رکھو۔ ہماری نماز۔ ہمارا روزہ۔ ہماری زکوٰۃ، ہمارا حج ہماری تمام عبادات۔ ہمارے سارے معاملات فقہ امام اعظم

رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ہیں اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فقہ کے مطابق ہم ایصال ثواب کے قائل ہیں۔ جو ایصال ثواب کا قائل نہیں وہ معتزلہ ہے اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں لہٰذا مُردوں کے پیچھے فاتحہ پڑھو۔ صدقات کرو۔ خیرات کرو۔ مزارات پہ جایا کرو۔ اور جب میت سامنے ہو تو تعظیم کرو۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ جب قبر میں تم مُردے کو رکھتے ہو تو اس کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے وہ کنوئیں میں لٹکا ہوا ہے اور وہ ایک صدا دیتا ہے کہ کوئی صدقہ کرو کہ میں اس بلا سے نکل جاؤں۔ لہٰذا خوب صدقہ کرو۔ لیکن قرض لے کر نہ کرو۔ سود لیکر نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے تم خوب صدقات کرو۔ خوب خیرات کرو۔ اس سے ثواب ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ میت کو ثواب پہنچتا ہے اور ضرور پہنچتا ہے کہیں کسی گمراہ کے پیچھے نہ چلے جاؤ۔ کیونکہ آج کل گمراہ بڑے پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے آخر میں یہ بات کی۔ اللہ تمہیں بھی نیکی کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے بھی۔ (آمین)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝